عدت کے دوران سرخ لباس پہننا کیسا ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر:58

تاریخ اجراء: 03ذالحجۃالحرام1442ھ/14جولائی2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کسی کا شوہر فوت ہوگیا، تو بیوہ کے لیے دورانِ عدت سرخ لباس پہننا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوہ کے لیے دورانِ عدت سرخ لباس پہننا ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ بیوہ پر عدت کے دوران سوگ کا اظہار کرنا واجب ہوتا ہے اور سوگ کا مطلب یہ ہے کہ عورت ہر قسم کی زینت ترک کردے، جبکہ سرخ لباس زینت کے طور پر پہنا جاتا ہے، لہٰذا یہ لباس پہننا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کا رنگ اتنا پرانا ہو چکا ہو کہ اب اس لباس کو بطورِ زینت استعمال نہ کیا جاتا ہو، تو ایسا سرخ لباس پہننے میں حرج نہیں، کیونکہ ممانعت کی اصل وجہ زینت ہے اور وہ یہاں نہیں پائی جا رہی۔

بیوہ پر دورانِ عدت سوگ کا اظہار کرنا واجب ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”لا تحد امراۃ علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعة اشھر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب“ ترجمہ: عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، سوائے اپنے شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے اور (دورانِ عدت) رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سوائے عصب (نامی رنگ) سے رنگے ہوئے کپڑے (کیونکہ یہ رنگ زینت کے لیے استعمال نہیں ہوتا)۔ (صحیح مسلم، ج2، ص1127، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تنویر الابصار مع رد المحتار میں ہے: ”تحد (تحدای وجوبا) مکلفة مسلمة ولو امة منکوحة اذا کانت معتدة بت او موت“ ترجمہ: مسلمان مکلّف عورت اگرچہ منکوحہ لونڈی ہو، جب طلاقِ بائن (یعنی تین طلاقوں والی یا ایک یا دو بائن طلاقوں والی) یا موت کی عدت والی ہو، تو اس پر سوگ کرنا واجب ہے۔ (تنویر الابصار، ج5، ص220تا221، مطبوعہ پشاور)

سوگ ترکِ زینت کو کہتے ہیں۔ چنانچہ تبیین الحقائق میں ہے:"الاحداد وھو ترک الزینة والطیب"ترجمہ: سوگ زینت اور خوشبو کے استعمال کو ترک کردینے کا نام ہے۔(تبیین الحقائق، ج3، ص34، مطبوعہ ملتان)

دورانِ عدت عورت کے لیے سرخ یا ایسا لباس جو زینت کے لیے پہنا جاتا ہو، پہننا جائز نہیں ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے:"والحداد الاجتناب عن الطیب والدھن والکحل والحناء والخضاب ولبس المطیب والمعصفر والثوب الاحمر۔۔قال شمس الائمة المراد من الثیاب المذکورة ما کان جدیدا منھا تقع به الزینة، اما اذا کان خلقا لا تقع به الزینة فلا باس به کذا فی المحیط۔۔ وانما یلزمھا الاجتناب فی حالة الاختیار، اما فی حالة الاضطرار فلا باس بھا"ترجمہ: خوشبو، تیل، سرمہ، مہندی، خضاب لگانے، مطیب (خوشبو والے)، معصفر (زرد) اور سرخ رنگ کے کپڑے پہننے۔۔ نیز زیور پہننے، زینت اختیار کرنے اور کنگھی کرنے سے بچنے کا نام سوگ ہے، جیسا کہ تاتارخانیہ میں ہے۔ امام شمس الائمہ نے فرمایا کہ مذکورہ کپڑوں سے مراد نئے کپڑے ہیں، جن سے زینت اختیار کی جاتی ہے، اگر ان کپڑوں کا رنگ بوسیدہ (پرانا) ہو گیا ہو، جس سے زینت اختیار نہ کی جاتی ہو، اس کو پہننے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ محیط میں ہے۔۔ اور ان سب چیزوں سے بچنے کا حکم حالتِ اختیار (نارمل حالت) میں ہے، مجبوری کی حالت میں حرج نہیں۔(فتاوی عالمگیری، ج1، ص533، دارالفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے، اگرچہ سیاہ ہوں۔۔ یوہیں سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا **اور زعفران یا کسم یا گیرو کا رنگا ہوا یا سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے، ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے، یوہیں پڑیا کا رنگ گلابی، دھانی، چمپئی اور طرح طرح کے رنگ جن میں تزین ہوتا ہے، سب کو ترک کرے۔ جس کپڑے کا رنگ پرانا ہو گیا کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں، اسے پہن سکتی ہے، یوہیں سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں، جبکہ ریشم کے نہ ہوں۔**"(بہار شریعت، ج2، حصہ8، ص242، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم